وكـــان جـــبريل بـــالآيات يـؤنسنا فــقد فــقدت وكـلّ الخـير مـحتجب

فــليت قــبلك كــان المـوت صــادفنا لمّـا مـضيت وحـالت دونك الكـثب»(١)

ثمّ انكفئت ﷺ ، وأميرالمؤمنين ﷺ يتوقّع رجوعها إليه ، ويتطلّع طلوعها عليه ، فلمّا استقرّت بها الدّار ، قالت لأميرالمؤمنين ﷺ : «يابن أبي طالب ، اشتملت شملة الجنين ، وقـعدت حـجرة الظّنين ، نقضت قادمة الأجدال(٢) ، فخانك ريش الأعزل(٣) ، هذا ابن أبي قحافة يبتزّني نحلة أبي وبلغة(٤) ابنيّ ! لقد أجهد(٥) في خصامي ، وألفيته ألدّ في كلامي(٦) ، حتّى حبسني قـيلة نـصرها ، والمهاجرة وصلها ، وغضّت الجماعة دوني طرفها ، فلا دافع ولا مانع ، خرجت كاظمة ، وَعُدْتُ راغمة ، أضرعت خدّك(٧) يوم أضعت حدّك ، إفترست الذئاب ، وافـترشت التـراب ، مـاكـففت قائلاً ، ولا أغنيت طائلاً(٨) ولا خيار لي ، ليتني متّ قبل هنيئتي ودون ذلّتي ، عـذيري الله مـنك عاديا(٩) ومنك حاميا ، ويلاي في كلّ شارق ! ويلاي في كلّ غارب ! مات العمد ، ووهن العضد(١٠) ، شكواي إلى ربّي ! وعدواي(١١) إلى ربّي ! اللّهمّ إنّك أشدّ منهم قوّة وحولاً ، وأشدّ بأساً وتنكيلا» .

فقال أميرالمؤمنين ﷺ : «لا ويل لك بل الويل لشانئكِ(١٢) ، ثمّ نهنهي عن وجدك(١٣) يـابنة ... طات مقدوري(١٥) ، فإن كنت تـريدين

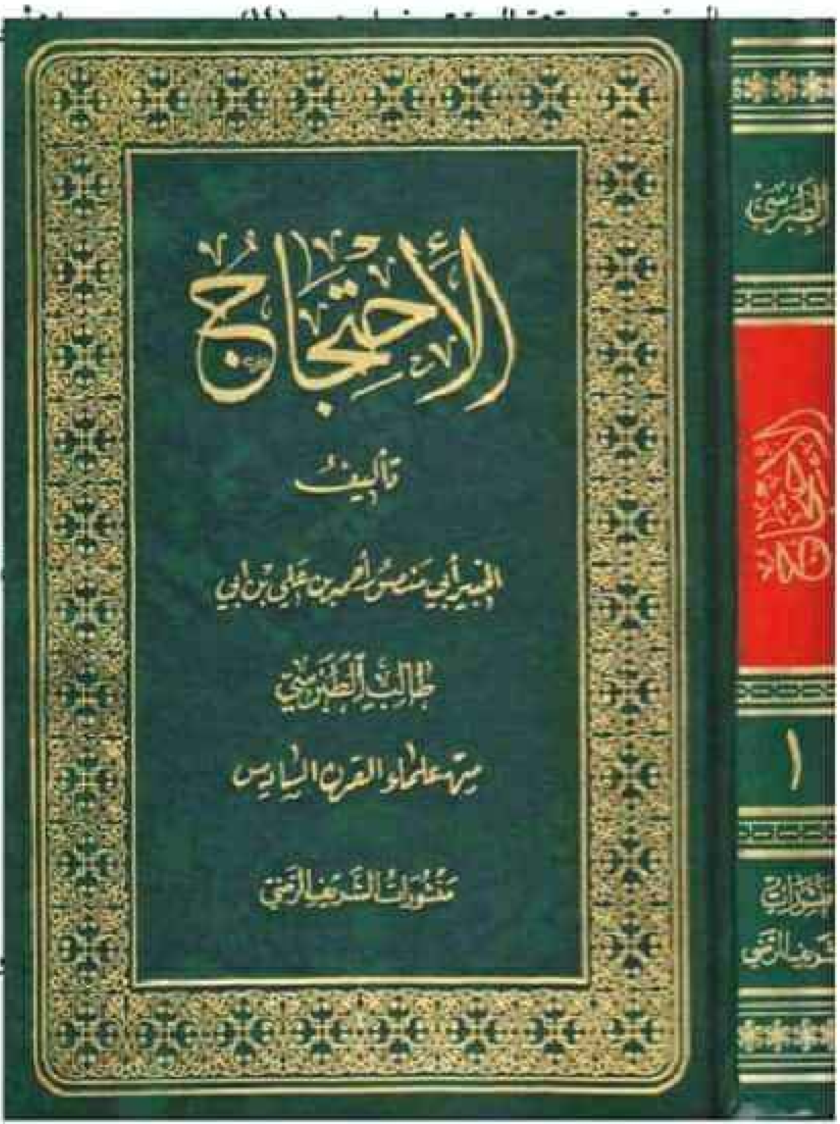

... كفنته .

... كما أوصاني به الرّسول ﷺ .

حضرت علی فرمارہے ہیں کہ مجھ سے تم شیعہ بیزاری کا اظہار کرلینا اور مجھے برا بھلا (گالیاں) بھی دے دینا۔ نہج البلاغہ میں حضرت علی کا قول ہے خطبہ نمبر 57 میں کہ: میرے بعد تم (شیعوں) پر ایک ایسا شخص مسلط ہوگا جس کا حَلق کشادہ اور پیٹ بڑا ہوگا، جو پائے گا، نگل جائے گا، اور جو نہ پائے گا، اسکی اسے ڈھونڈ لگی رہے گی بہتر تو یہ ہیکہ تم (شیعہ) اسے قتل کرڈالنا، لیکن یہ معلوم ہیکہ تم (شیعہ) اسے ہرگز قتل نہ کروگے۔ وہ تمھیں (شیعوں) کو حکم دے گا کہ مجھے برا کہو، اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کرو، جہاں تک بُرا کہنے کا تعلق ہے تم مجھے کہہ دینا۔ نہج البلاغہ۔ خطبہ نمبر 57. صفحہ 199

رہیں۔ آخر ابن حضرمی ستر آدمیوں کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ اور سبیل سعدی کے گھر میں پناہ لی۔ جاریہ کو جب کوئی چارہ نظر نہ آیا تو انھوں نے اس کے گھر میں آگ لگوا دی۔ جب آگ کے شعلے بلند ہوئے، تو وہ سراسیمہ ہو کر بچنے کے لیے ہاتھ پیر مارنے لگے مگر فرار میں کامیاب نہ ہو سکے، کچھ دیوار کے نیچے دب کر مر گئے اور کچھ قتل کر دیئے گئے۔

خطبہ ۵۷

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
... — اَمَا اِنَّهُ سَيَظْهَرُ
... رَجُلٌ رَحْبُ الْبُلْعُوْمِ
... كُلُ مَا يَجِدُ وَيَطْلُبُ مَا لَا يَجِدُ
... تُلُوْهُ - اَلَا وَاِنَّهُ
... وَالْبَرَاۗءَةِ مِنِّيْ -
... وْنِيْ فَاِنَّهٗ لِيْ
... جَاةٌ - وَ اَمَّا
... تَبَرَّءُوْا مِنِّيْ فَاِنِّيْ
... لَى الْفِطْرَةِ ، وَ
... اِلَى الْاِيْمَانِ وَ
الْهِجْرَةِ -

اپنے اصحاب سے فرمایا :-
میرے بعد جلد ہی تم پر ایک ایسا شخص مسلط ہوگا جس کا حلق کشادہ، اور پیٹ بڑا ہوگا، جو پائے گا نگل جائے گا۔ اور جو نہ پائے گا، اُس کی اُسے ڈھونڈ لگی رہے گی (بہتر تو یہ ہے کہ) تم اُسے قتل کر ڈالنا۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ تم اُسے ہرگز قتل نہ کرو گے۔ وہ تمھیں حکم دے گا کہ مجھے بُرا کہو اور مجھ سے بیزاری کا اظہار کرو۔ جہاں تک بُرا کہنے کا تعلق ہے، مجھے بُرا کہہ لینا۔ اس لیے کہ یہ میرے لیے پاکیزگی کا سبب اور تمھارے لیے (دشمنوں سے) نجات پانے کا باعث ہے۔ لیکن (دل سے) بیزاری اختیار نہ کرنا اس لیے کہ میں (دین) فطرت پر پیدا ہوا ہوں اور ایمان و ہجرت میں سابق ہوں۔

لہ اِس خطبہ میں جس شخص کی طرف امیرالمومنینؑ نے اشارہ کیا ہے۔ اِس سے بعض نے زیاد ابن ابیہ، بعض نے حجاج ابن یوسف اور بعض نے مغیرہ ابن شعبہ کو مراد لیا ہے۔ لیکن اکثر شارحین نے اِس سے معاویہ مُراد لیا ہے، اور یہی صحیح ہے، کیونکہ جو اوصاف حضرتؑ نے بیان فرمائے ہیں، وہ اِسی پر پورے طور سے صادق آتے ہیں۔ چنانچہ ابن ابی الحدید نے معاویہ کی زیادہ خوری کے متعلق لکھا ہے کہ پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ اُسے بُلوا بھیجا، تو معلوم ہوا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ پھر دوبارہ سہ بارہ آدمی بھیجا، تو یہی خبر لایا۔ جس پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ "اللّٰھم لا تشبع بطنہ" (خدایا اس کے پیٹ کو کبھی نہ بھرنا) اِس بددُعا کا اثر یہ ہوا کہ جب کھاتے کھاتے اُکتا جاتا تھا تو کہنے لگتا تھا۔ "ارفعوا فواللہ ما شبعت ولکن مللت و تعبت" دسترخوان بڑھاؤ۔ خدا کی قسم میں کھاتے کھاتے عاجز آگیا ہوں، مگر پیٹ ہے کہ بھرنے ہی میں

دفاع اہل سنت

www.sunnilibraray.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ قبلہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

۱۹۹۰ء

لَقِيَنِي أَمْسِ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَ وَلَا أَجْمَلَ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں راستہ میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے ملا۔ میں نے حضرت کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آیا اور کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ سے ملا تھا اور میں نے کراہت سے مصلحتاً منہ پھیر لیا تھا تاکہ آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچے۔ حضرت نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ لیکن ایک شخص فلاں مقام پر مجھے ملا درجب کہ مخالفوں کا مجمع تھا اس نے کہا۔ علیک السلام یا ابا عبداللہ۔ اس نے اچھا نہ کیا۔

توضیح:۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے السلام پر علیک کو مقدم کیا اور بجائے میرے نام کے کنیت کا ذکر کیا اور ان دونوں باتوں سے مخصوص تعظیم کا اظہار کیا۔ مخالفوں کی موجودگی میں اسے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا بلکہ تقیہ سے کام لینا چاہیئے تھا۔

١٠ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ: قِيلَ لِأَبِي عَبْدِاللَّهِ (ع): إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ عَلِيّاً (ع) قَالَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ تُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي فَلَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي، فَقَالَ: مَا أَكْثَرَ مَا يَكْذِبُ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ (ع)، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: إِنَّكُمْ سَتُدْعَوْنَ إِلَى سَبِّي فَسُبُّونِي، ثُمَّ سَتُدْعَوْنَ إِلَى الْبَرَاءَةِ مِنِّي وَإِنِّي لَعَلَى دِينِ مُحَمَّدٍ، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَبَرَّؤُوا مِنِّي. فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَارَ الْقَتْلَ دُونَ الْبَرَاءَةِ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا ذَلِكَ عَلَيْهِ وَمَا لَهُ إِلَّا مَا مَضَى عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَيْثُ أَكْرَهَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ «إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ» فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا: يَا عَمَّارُ إِنْ عَادُوا فَعُدْ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عُذْرَكَ وَأَمَرَكَ أَنْ تَعُودَ إِنْ عَادُوا.

۱۰۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا گیا کہ لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے منبر کوفہ پر کہا۔ لوگو! عنقریب تم سے کہا جائے گا کہ مجھے گالی دو۔ تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت ظاہر کرنے کو کہیں تو نہ کرنا۔ حضرت نے فرمایا لوگوں نے حضرت علی پر کیسا جھوٹ بولا ہے پھر فرمایا۔ حضرت نے تو یہ فرمایا تھا کہ تم سے مجھے گالی دینے کو کہا جائے تو تم مجھے گالی دے دینا اور اگر مجھ سے برأت کو کہا جائے۔ تو میں دین محمدؐ پر ہوں یہ نہیں فرمایا کہ تم مجھ سے اظہار برأت نہ کرنا۔ (سائل دین محمدؐ پر ہونے سے یہ سمجھا کہ برأت نہ کرنی چاہیئے لہٰذا اس نے یہ کہا) پوچھا کیا برأت کے مقابلہ میں قتل ہونے کو ترجیح دی جائے۔ حضرت نے فرمایا یہ تکلیف اس پر نہیں اور نہ اس کے لئے جائز ہے بلکہ اس کو وہی کرنا چاہیئے جو عمار بن یاسر نے کیا۔ جبکہ اہل مکہ نے انھیں مجبور کیا (کلمۂ کفر کہنے پر) حالانکہ ان کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن تھا خدا نے یہ آیت نازل کی۔ مگر وہ جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اس موقع پر رسول اللہ نے عمار سے فرمایا اگر وہ لوگ پھر ایسا کرنے کو کہیں تو کہہ دینا۔ خدا نے تمہارا عذر

الأصول

من

الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة مأخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

بنیاد دائرة المعارف اسلامی

شماره ثبت ٨٦١

تاریخ ١٣۶٢/٨/١۶

الجزء الثاني

الطبعة الرابعة ١٤٠١

دار صعب — دار التعارف

بيروت

اللّحّام قال: استقبلت أباعبدالله عليه السلام في طريق فأعرضت عنه بوجهي ومضيت ، فدخلت عليه بعد ذلك ، فقلت : جعلت فداك إنّي لألقاك فأصرف وجهي كراهة أن أشقّ عليك فقال لي : رحمك الله ولكن رجلاً لقيني أمس في موضع كذا و كذا فقال : عليك السلام يا أباعبدالله ، ما أحسن ولاأجمل (١)

١٠ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن صدقة قال : قيل لأبي عبدالله عليه السلام : إنّ الناس يروون أنّ عليّاً عليه السلام قال على منبر الكوفة : أيّها الناس إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ تدعون إلى البراءة منّي فلا تبرّؤوا منّي ، فقال : ما أكثر ما يكذب الناس على عليّ عليه السلام ، ثمّ قال : إنّما قال : إنّكم ستدعون إلى سبّي فسبّوني ، ثمّ ستدعون إلى البراءة منّي وإنّي لعلى دين محمّد ؛ ولم يقل : لا تبرّؤوا منّي . فقال له السائل : أرأيت إن اختار القتل دون البراءة؟ فقال : والله ماذلك عليه و ماله إلّا ما مضى عليه عمّار بن ياسر حيث أكرهه أهل مكّة و قلبه مطمئنّ بالإيمان ، فأنزل الله عزّوجلّ فيه « إلّا من اُكره و قلبه مطمئنّ بالايمان» فقال له النبيّ صلّى الله عليه وآله عندها : ياعمّار إن عادوا فعد فقد أنزل الله عزّ و جلّ عذرك وأمرك أن تعود إن عادوا .

١١ ـ محمّد بن يحيى ، عن أحمد بن محمّد ، عن عليّ بن الحكم ، عن هشام الكندي قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول: إيّاكم أن تعملوا عملاً يعيّرونا به ، فإنّ ولد السوء يعيّر والده بعمله ، كونوا لمن انقطعتم إليه زيناً ولاتكونوا عليه شيناً صلّوا في عشائرهم (٢) و عودوا مرضاهم و اشهدوا جنائزهم ولا يسبقونكم إلى شيء من الخير فأنتم أولى به منهم والله ما عُبدالله بشيء أحبّ إليه من الخبء . قلت: وما الخبء (٣) ؟ قال : التقيّة .

١٢ ـ عنه، عن أحمد بن محمّد ، عن معمر بن خلّاد قال: سألت أباالحسن عليه السلام عن القيام للولاة، فقال: قال أبوجعفر عليه السلام: التقيّة من ديني ودين آبائي ولاإيمان لمن لاتقيّة له .

١٣ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن حمّاد ، عن ربعي ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : التقيّة في كلّ ضرورة و صاحبها أعلم بها حين تنزل به .

---

(١) أي لم يفعل حسناً ولا جميلاً .

(٢) يعني عشائر المخالفين لكم في الدين .

(٣) الخبء ، الاخفاء والستر .

اس کتاب "بحار الانوار" جلد دوازدہم کے ترجمے کے
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازتِ ناشر
شائع کرنا خلافِ قانون متصوّر ہوگا

مصنّف ـــــــ علامہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم ـــــــ مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب ـــــــ سید محمد جعفر حسین زیدی - ٣٦ بی - لانڈھی
طابع ـــــــ سندھو آفسٹ پریس - کراچی
ناشر ـــــــ محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ - کراچی
سن اشاعت ـــــــ محرم الحرام ١٤١٩ ہجری ٣٠ اپریل ١٩٩٨ء

٣٠ اپریل ١٩٩٨ء

بحار الانوار (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم ۱۲

در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

عنوانات	صفحہ نمبر
باب ۲۳	
غیبتِ کبریٰ میں دیدارِ امامؑ	
آخری توقیع امامِ زمانہ علی بن محمد کے نام	٢١
امام قائمؑ ایامِ حج میں	٢٢
حضرت خضرؑ دورِ غیبت میں امام قائمؑ کے لیے مونس تنہائی ہیں	٢٣
آپ ہر سال فریضۂ حج ادا کرتے ہیں	٢٣
صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی	٢٤
بہترین جائے قیام طیبہ ہے	٢٥
مقامِ روحاء کا سبزا پہاڑ	٢٥
دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا	٢٦
غیبتِ طویل و قصیر	٢٨
امام قائمؑ کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے	٢٩
دورِ غیبت میں لوگوں کے اقوال	٣٠
چند علامتیں قبل از ظہور	٣١
غیبت میں آپؑ کا قول	٣٢
بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا	٣٣
باب ۲۴	
ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے	
جزیرۂ خضراء اور بحرِ ابیض کے واقعات	٣٦
رسالہ "جزیرۂ خضراء و بحرِ ابیض"	٣٦
٭ زندرانی کی روایت	٣٦
مولانا احمد اردبیلی کی ملاقاتِ امامؑ	٥١
امیر اسحاق استرآبادی	٥٢
میرزا محمد استرآبادی	٥٣
ایک کاشانی کا واقعہ	٥٤
بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمۂ شہادتین	٥٥
باب ۲۵	
علاماتِ ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر	
نزولِ حضرت عیسیٰؑ اور امام قائمؑ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا	٦٠

★ سعد نے احمد بن محمدؒ سے اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ (منتخب البصائرؒ)

(۲۹) مُعذَّب اقوام کی رجعت نہیں (قرآن)

ابی نے ابن ابو عمیر سے ، اُنھوں نے ابن سنان سے ، اُنھوں نے ابو بصیر اور محمد بن مسلم سے اور اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت ابو جعفرؑ امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت :

آیت : ” وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔ (انبیاء ۹۵)

ترجمہ : (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہالیان پر حرام ہے کہ وہ لوٹ کر آسکیں ۔)

قالاؑ : ” كلّ قرية اهلك الله اهله بالعذاب لا يرجعون فى الرّجعة فهذه الأية من اعظم الدلالة فى الرّجعة لأنّ احدًا من اهل الاسلام لا ينكر انّ النّاس كلّهم يرجعون الى القيامة ، من هلك ومن لم يهلك : فقوله ” لا يرجعون “ عنى فى الرّجعة فامّا الى القيامة يرجعون حتّى يدخلوا النّار ۔ “

دونوں ائمہ حضرات نے فرمایا : (ترجمہ)

” ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانۂ رجعت میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے ۔ یہ آیت رجعت کی سب سے بڑی دلیل ہے ۔ اس لیے کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام لوگ قیامت کے دن رجعت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ لوگ جو عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوئے ہوں ۔ اور اس آیت میں ” لا یرجعون “ سے مراد زمانۂ رجعت ہے اس لیے کہ قیامت میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انھیں جہنم میں داخل کیا جائے ۔ “

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۰) دآبّةُ الارض سے مراد حضرت امیر المومنینؑ ہیں

ابی نے ابن ابو عمیر سے ، اُنھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سو رہے تھے کہ حضرت رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ۔

” فجمع رملًا و وضع راسه عليه ، فحرّكه برجله ثمّ قالؐ : قم يا دابّة الله ۔
فقال رجل من اصحابه : يا رسول اللهؐ انسمّى بعضنا بعضًا بهذا الاسم ؟
فقالؐ : ” لا والله ما هو الّا له خاصّة وهوالدابّة التى ذكرالله فى كتابه : ” وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۠ “ (الآية) (سورہ نمل ۲۷ آیت ۸۲)
ثمّ قالؐ : يا علىؑ اِذا كان آخر الزّمان اخرجك الله فى احسن صورة ومعك ميسم تسمُ به اعدائك ۔

(ترجمہ)

” آپؐ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سرِ اقدس رکھ دیا ، پھر آپؐ نے اُن کے پیر کو حرکت دی ۔ پھر فرمایا : اُٹھو اے دابّۃ اللہ ! ۔ “
یہ سن کر آپؐ کے ایک صحابی نے عرض کیا : یا رسول اللہؐ ! کیا ہم لوگ بھی اِس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں ؟
آپؐ نے فرمایا : خدا کی قسم ، ہرگز نہیں ، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے ۔ یہ وہ دابّہ ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے :
حوالۂ آیت : ” واذ وقع . . . . یوقنون “ (سورہ نمل ۲۷ آیت ۸۲)
ترجمۂ آیت : ” اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابّہ نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے ۔ “
پھر آنحضرتؐ نے فرمایا : یا علیؑ ! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمھارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے ۔ “

حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ...

1331

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ

الحمد للّٰہ

کہ ترجمۂ بامحاورہ جس کی محبانِ اہلبیتؑ کو مدّت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق
مذہب اہلبیتؑ از مستفادات دقیقہ شناس رموزِ قرآنی متکلم و مناظرِ لاثانی جناب مولانا مولوی
حکیم سیّد مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

باہتمام سیّد وصی ظہیر نقوی

نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ طبع شد

اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ

جن میں وہ اختلاف کیا کرتے ہیں۔ اور یقیناً یہ مومنوں کے لئے

لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ

ہدایت اور رحمت ہے۔ بیشک تمہارا پروردگار ان کے مابین اپنے حکم سے فیصلہ کرے گا۔ اور وہ

الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝ۚۖ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ

بڑا زبردست (اور) جاننے والا ہے۔ پس تم اللہ پر بھروسہ کرو۔ یقیناً تم (صاف) صاف حق پر

الْمُبِیْنِ ۝ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ

ہو۔ یہ ضروری بات ہے کہ تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہو

الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ

جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ تم اندھوں کو گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ

راہ راست پر لا سکتے ہو۔ تم صرف اس شخص کو سُنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتا ہے کہ ایسے لوگ

مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ

ماننے والے ہیں۔ اور جب بات اُن پر پُوری ہوگی تو ہم اُن کے لئے زمین میں سے

دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا

ایک چلنے والا نکالیں گے جو اُن سے باتیں کرے گا۔ کہ لوگ ہماری آیتوں پر

لَا یُوْقِنُوْنَ ۝ وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

یقین نہیں رکھتے تھے۔ اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک ایسے گروہ کو جو

یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے جمع کرلیں گے پھر وہ برابر کھڑے کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ سب آجائیں گے

اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ

تو خدائے تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ کیا تم نے ہی میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ از رُوئے علم کے تم ان کا احاطہ

تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا

نہیں کر سکتے تھے یا تم کچھ اور کیا کرتے تھے؟ اور ان کے برخلاف بعوض اس کے کہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے

یَنْطِقُوْنَ ۝ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

(ہمارا) قول پورا ہو جائے گا پھر وہ بول نہ سکیں گے کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے رات اس لئے بنائی ہے کہ وہ اس میں آرام کریں اور

۱؎ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ تفسیر صافی میں ہے کہ بنی اسرائیل میں جن جن مسائل میں اختلاف تھا وہ حسب ذیل تھے مسئلہ تشبیہ یعنی خدا کو بعض چیزوں کے مانند بیان کرنا مسئلہ تنزیہ یعنی خدائے تعالیٰ کو مخلوق کی مشابہت سے منزہ و برتر بیان کرنا احوال جنت و دوزخ۔ حالات مسیح و عزیر علیہما السلام ۱۲

۲؎ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب جناب امیر المومنین کے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ مسجد میں سو رہے تھے۔ اور ریگ کا ایک ڈھیر کرکے سر مبارک اس پر رکھے ہوئے تھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پائے مبارک سے حرکت دے کر فرمایا اے دابۃ الارض! اٹھو۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم بھی آپس میں اس نام سے ایک دوسرے کو پکارا کریں؟ فرمایا نہیں واللہ یہ نام خاص طور پر علی ہی کے لئے ہے اور علی ہی وہ دابہ ہے جس کا خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں ذکر فرمایا ہے وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ الخ پھر فرمایا اے علی جب آخری زمانہ آئے گا تو خدائے تعالیٰ تم کو نہایت ہی حسین صورت میں ظاہر کرے گا اور تمہارے پاس نشان لگانے کا ایک آلہ ہوگا۔ جس سے تم اپنے دشمنوں کو نشاندار کرو گے۔ اس وقت ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق سے عرض کی کہ عامۃ الناس تو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ دابہ لوگوں کو مجروح کردے گا حضرت نے فرمایا کہ ایسا کہنے والوں کو خدائے تعالیٰ آتش جہنم سے مجروح کرے۔ یہاں لفظ تَكْلِمُهُمْ نہیں ہے بلکہ تُكَلِّمُهُمْ ہے۔ نیز اُن ہی حضرت سے منقول ہے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر سے عرض کی کہ کتاب خدا کی ایک آیت نے میرے دل کی حالت خراب کردی اور مجھے شکوک میں ڈال دیا۔ عمار نے فرمایا کہ وہ آیت کونسی ہے؟ عرض کی خدائے تعالیٰ کا یہی قول وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ الخ اس میں یہ دابہ کونسا

ع ۶ | ۱۶ | ۲

لا یمسہ الا المطہرون

القرآن الکریم

عکسی رنگین مترجم

مولانا حافظ سید فرمان علی اعلی اللہ مقامہ

ناشران

عمران کمپنی لاہور

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

نہ تو تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو (خاص کر) جب

مُدْبِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ

وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے راہ پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ۸۱

کو (اپنی بات) سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں سو وہی لوگ تو ماننے والے بھی ہیں

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ

اور جب ان لوگوں پر (قیامت کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے

الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ۸۲

والا (عجیب جانور) نکال کھڑا کریں گے جو ان سے یہ باتیں کرے گا کہ (فلاں فلاں) لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا

تھے اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایسے گروہ کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے (زندہ)

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ ۸۳ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ

کر کے جمع کریں گے پھر ان کی ٹولیاں علیحدہ علیحدہ کریں گے یہاں تک کہ جب سب (خدا کے سامنے) آ جائیں گے اور خدا ان سے کہے

بِاٰيٰتِىْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۴

گا کیا تم نے ہماری آیتوں کو بے اچھی طرح سمجھے بوجھے جھٹلایا یا بھلا تم کیا کیا کرتے تھے اور چونکہ یہ

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ ۸۵

لوگ ظلم کیا کرتے تھے ان پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا پھر یہ لوگ کچھ بول بھی تو نہ سکیں گے۔ کیا

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

ان لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ہم نے رات کو اسلئے بنایا کہ یہ لوگ اس میں چین کریں اور دن کو روشن تاکہ دیکھیں

مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۸۶

بھالیں (کریں) بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے (قدرت خدا کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

ع ۶

ا یہاں مُردوں بہروں اور اندھوں سے کفار مراد ہیں مطلب یہ ہے کہ جس طرح مُردے باتیں سننے کی قابلیت نہیں رکھتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات نہیں سنتے اور جس طرح اندھے نہیں دیکھ سکتے اسی طرح ان کفار کو راہ حق دکھائی نہیں دیتی۔ ۱۲ ۲ اسی مطلب کی آیت اسکے قبل گزر چکی ہے جس کی ایک جگہ تصریح صفحہ ۲۳۷ میں گزر چکی ہے۔ ۳ دابۃ الارض سے مراد اس آیت میں بھی حضرت علی ہیں جن کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ ۱۲ ۴ اس آیت سے رجعت کا ثبوت واضح طور پر نکلتا ہے جس کا ذکر احادیث میں مجملاً یوں ہے کہ امام آخر الزمان کے ظہور کے بعد قیامت کے قبل خدا کچھ لوگوں کو جو اسکے سچے دوست یا پکے دشمن تھے زندہ کرے گا تاکہ وہ لوگ ثواب عذاب اخروی کے علاوہ اپنی اپنی کارگزاری یا کارستانیوں کا عوض دنیا میں بھی دیکھ لیں اور مطلب اس آیت سے بالکل واضح ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ہم ایک گروہ کو جمع کریں گے اور یہ بات قیامت میں نہ ہوگی بلکہ اس وقت تو تمام لوگ زندہ و جمع کئے جائیں گے چنانچہ خداوند عالم دوسری جگہ قیامت کے بارے میں فرماتا ہے حشرناهم فلم نغادر منهم احدا ہم ان سب کو جمع کریں گے اور انہیں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے اس کی تفصیل دیکھو دینیات کی تیسری کتاب مؤلفہ حقیر میں۔ ۱۲

تفسیرِ صافی

(جلد پنجم)

تالیف

محمد بن مرتضیٰ المعروف بہ مُلا فیض کاشانی

ترجمہ و تحشیہ

مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی

تفسیر صافی

presented by Ziaraat.com3

آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں واللہ ہرگز ایسا نہیں یہ نام صرف حضرت علی علیہ السلام کے لیے مخصوص ہے اور وہی دَآبَّۃٌ ہیں اللہ نے اپنی کتاب میں جن کا ذکر کیا ہے اللہ رب العزت نے فرمایا ''وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ'' پھر فرمایا اے علیؑ جب آخری زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین صورت پر برآمد کرے گا اور آپ کے ساتھ میسم (مُہر) ہوگی جس سے آپ دشمنوں پر نشان لگائیں گے۔[1]

اور امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر سے کہا اے ابوالیقضان کتاب خدا کی ایک آیت نے میرے دل کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے عمار نے کہا وہ کون سی آیت ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا قول وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ تو فرمایئے یہ کون سا ''دابہ'' ہے تو عمار نے کہا خدا کی قسم نہ میں بیٹھوں گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک میں تمھیں اسے دکھلا نہ دوں تو عمار اس شخص کو لے کر امیر المومنینؑ کی خدمت میں آئے اور وہ کھجور اور مکھن کھا رہے تھے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے ابوالیقضان آؤ عمار آئے بیٹھے اور ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا اس شخص کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا جب عمار اٹھے تو اس شخص نے کہا سبحان اللہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ نہ کھائیں گے نہ پئیں گے اور نہ ہی بیٹھیں جب تک مجھے ''دابہ'' دکھلا نہ دیں گے تو عمار نے کہا میں تمھیں دابہ دکھلا تو دیا اگر تم عقل رکھتے ہو۔[2]

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ عیاشی نے یہ قصہ بعینہ ابوذر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔[3]

کتاب کافی میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے کہا کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔

۱۔علم منایا (موت کا علم) اور بلایا (مصیبت و آزمائش کا علم) ۲۔علم وصایا (وصیتوں کا علم) ۳۔فَصْلُ الْخِطَاب (حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن بات کہنے والا) ۴۔صاحب الکرات (جنگوں میں حملہ کرنے والا) و دولۃ الدول (تمام ممالک کا حاکم) ۵۔میں صاحب عصا و مِیْسَم ۔ ۶۔ اور وہ دابہ ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔[4]

کتاب اکمال میں امیر المومنین علیہ السلام سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ جب آپ نے دجال کا اور اس کے قتل کرنے والے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ اس کے بعد ''الطامۃ الکبریٰ'' واقع ہوگی سوال کیا گیا کہ وہ کیا ہے؟ اے امیر المومنینؑ فرمایا کہ کوہ صفا کے پاس سے دابہ کا نکلنا اور اس کے پاس حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰؑ کا عصا ہوگا وہ ہر مومن کے چہرے پر اس انگوٹھی کو رکھیں گے تو اس میں چھپ جائے گا کہ یہ مومن برحق ہے اور ہر کافر کے چہرے پر رکھیں گے تو لکھ دیا جائے گا یہ بالکل کافر ہے۔ یہاں تک مومن پکار کر کہے گا افسوس ہو تجھ پر تو سچ مچ کافر ہے اور کافر ندا دے کر کہے گا اے مومن تجھے مبارک ہو میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تم جیسا ہوتا تو میں بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیتا پھر وہ دابہ اپنا سر اللہ جل جلالہ کی اجازت سے خافقین (مشرق و مغرب)

(۱) تفسیر قمی، ج ۲، ص ۱۳۰ (۲) تفسیر قمی، ج ۲، ۱۳۱
(۳) مجمع البیان، ج ۷۔۸، ص ۳۴۴ (۴) الکافی، ج ۱، ص ۱۹۸، ح ۳

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ
النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۲
وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾
وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

(۸۲) اور جب ان پر ہمارا قول واقع ہونے والا ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک "دابہ" (چلنے والا) نکالیں گے جو ان سے ہم کلام ہوگا بے شک لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

(۸۳) اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گروہ اکٹھا کریں گے جو ہماری آیات کو جھٹلایا کرتے تھے، پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی۔

(۸۴) یہاں تک کہ جب سب آ جائیں گے تو ان کا رب دریافت کرے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلا دیا حالاں کہ تم نے ان کا علمی احاطہ نہ کیا تھا اور تم کیا کچھ کر رہے تھے۔

(۸۵) اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر عذاب کا وعدہ پورا ہو جائے گا اور انھیں یارائے کلام تک نہ ہوگا۔

(۸۲) وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اور جب ان پر ہمارا قول واقع ہونے والا ہوگا۔

اور وہ وعدۂ رجعت ہے جو قیام مہدی علیہ السّلام کے وقت ان سے کیا گیا ہے جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ

تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک "دابہ" (چلنے والا) نکالیں گے جو ان سے ہم کلام ہوگا۔

اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ بے شک لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

تفسیر قمی میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین کے پاس آئے اور وہ مسجد میں سو رہے تھے آپ نے ریت جمع کر لی تھی اور اس پر اپنا سر رکھ دیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں پیروں سے حرکت دی اور ان سے فرمایا، "قُمْ یَا دَآبَّةَ الْاَرْضِ' اے دابۃ الارض اٹھو تو ان سے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم ایک دوسرے کو اس نام سے پکارنا شروع کر دیں تو

کے درمیان اٹھائے گا اور یہ مغرب سے سورج کے طلوع ہو جانے کے بعد ہوگا اس وقت توبہ اٹھالی جائے گی نہ تو توبہ قبول ہوگی اور نہ ہی کوئی عمل بلند ہوگا اور... لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا... (انعام ۱۵۸) (تو جو شخص پہلے ایمان نہ لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہ پہنچائے گا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل کیے ہوں گے) پھر فرمایا تم مجھ سے نہ پوچھو کہ اس کے بعد کیا ہوگا اس لیے کہ میرے حبیب رسولؐ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اُس سے آگاہ نہ کروں۔[۱]

تفسیر مجمع البیان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے فرمایا ''دابۃ الارض'' کی لمبائی ساٹھ ہاتھ ہے کوئی طالب اسے پا نہیں سکتا اور کوئی ہارب (بھاگنے والا) اسے کھو نہیں سکتا وہ مومن کی پیشانی پر دونوں آنکھوں کے درمیان نشان لگائے گا اور اس پر لکھ دے گا ''مومن'' اور ''کافر'' اور اس کے ساتھ عصائے موسیٰؑ ہوگا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی تو مومن کا چہرہ عصا سے روشن ہو جائے گا اور کافر کی ناک انگوٹھی سے مہر زدہ ہو جائے گی یہاں تک کہ کہا جائے گا یا مومن اور یا کافر۔[۲]

امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ سے ''دابہ'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم اس کی دم نہیں ہے البتہ اس کی ڈاڑھی ہوگی۔[۳]

مجمع البيان في تفسير القرآن

تأليف

أمين الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء السابع

دار المرتضى
بيروت

مسلمون أي: موحّدون مخلصون ﴿وَإِذَا وَقَعَ ٱلْقَوْلُ عَلَيْهِمْ﴾ أي: وجب العذاب والوعيد عليهم، وقيل: معناه إذا صاروا بحيث لا يفلح أحد منهم ولا أحد بسببهم، عن مجاهد، وقيل: معناه إذا غضب الله عليهم، عن قتادة، وقيل: معناه إذا أُنزل العذاب بهم عند اقتراب الساعة فسمي المقول قولًا كما يقال: جاء الخبر الذي قلت ويراد به المخبر، قال أبو سعيد الخدري وابن عمر: إذا لم يأمروا بالمعروف ولم ينهوا عن المنكر وجب السخط عليهم وأخذوا بمبادىء العقاب منها قوله: ﴿أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ ٱلْأَرْضِ﴾ تخرج بين الصفا والمروة فتخبر المؤمن بأنه مؤمن والكافر بأنه كافر، وعند ذلك يرتفع التكليف ولا تقبل التوبة وهو علم من أعلام الساعة، وقيل: لا يبقى مؤمن إلا مسحته، ولا يبقى منافق إلا خطمته تخرج ليلة جمع، والناس يسيرون إلى منى عن ابن عمر. وروى محمد بن كعب القرظي قال: سئل علي صلوات الرحمن عليه عن الدابة؟ فقال: أما والله ما لها ذنب وإن لها للحية وفي هذا إشارة إلى أنها من الإنس، وروي عن ابن عباس أنها دابة من دواب الأرض لها زغب وريش ولها أربع قوائم، وعن حذيفة عن النبي ﷺ قال: دابة الأرض طولها ستون ذراعاً لا يدركها طالب ولا يفوتها هارب فتسم المؤمن بين عينيه وتكتب بين عينيه مؤمن، وتسم الكافر بين عينيه وتكتب بين عينيه كافر، ومعها عصا موسى وخاتم سليمان، فتجلو وجه المؤمن بالعصا، وتختم أنف الكافر بالخاتم حتى يقال: يا مؤمن ويا كافر! وروي عن النبي ﷺ أنه يكون للدابة ثلاث خرجات من الدهر فتخرج خروجاً بأقصى المدينة فيفشو ذكرها في البادية ولا يدخل ذكرها القرية، يعني مكّة ثم تمكث زماناً طويلًا، ثم تخرج خرجة أخرى قريباً من مكة فيفشو ذكرها في البادية ويدخل ذكرها القرية يعني مكة، ثم سار الناس يوماً في أعظم المساجد على الله عزَّ وجلَّ حرمة وأكرمها على الله يعني المسجد الحرام لم ترعهم إلا وهي في ناحية المسجد تدنو وتدنو كذا ما بين الركن الأسود إلى باب بني مخزوم عن يمين الخارج في وسط من ذلك، فيرفض الناس عنها ويثبت لها عصابة عرفوا أنهم لن يعجزوا الله فخرجت عليهم تنفض رأسها من التراب فمرّت بهم، فجلت عن وجوههم، حتى تركتها كأنها الكواكب الدرية، ثم ولّت في الأرض لا يدركها طالب ولا يعجزها هارب، حتى إن الرجل ليقوم فيتعوّذ منها بالصلاة فتأتيه من خلفه، فتقول: يا فلان الآن تصلي؟ فيقبل عليها بوجهه فتمسه في وجهه. فيتجاور الناس في ديارهم ويصطحبون في أسفارهم ويشتركون في الأموال يعرف الكافر من المؤمن فيقال للمؤمن: يا مؤمن وللكافر: يا كافر. وروي عن وهب أنه قال: ووجهها وجه رجل وسائر خلقها خلق الطير، ومثل هذا لا يعرف إلا من النبوات الإلهية. وقد روي عن علي عليه السلام أنه قال: إنه صاحب العصا والميسم، وروى علي بن إبراهيم بن هاشم في تفسيره عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رجل لعمار بن ياسر: يا أبا اليقظان آية في كتاب الله أفسدت قلبي؟ قال عمار: وأيّة آية هي؟ فقال: هذه الآية فأيّة دابة الأرض هذه؟ قال عمار والله ما أجلس ولا آكل ولا أشرب حتى أُريكها. فجاء عمار مع الرجل إلى أمير المؤمنين عليه السلام وهو يأكل تمراً وزبداً فقال: يا أبا اليقظان، هلم. فجلس عمار يأكل معه فتعجب الرجل منه، فلما قام عمار قال الرجل: سبحان الله حلفت أنك لا تأكل ولا تشرب حتى ترينيها، قال عمار: أريتكها إن كنت تعقل، وروى العياشي هذه القصة بعينها عن أبي ذر

رحمه الله أيضاً. وقوله: ﴿تُكَلِّمُهُمْ﴾ أي: تكلمهم بما يسوؤهم وهو أنهم يصيرون إلى النار بلسان يفهمونه، وقيل: تحدثهم بأن هذا مؤمن وهذا كافر، وقيل: تكلمهم بأن تقول لهم: ﴿أَنَّ ٱلنَّاسَ كَانُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ وهو الظاهر، وقيل: بآياتنا معناه بكلامها وخروجها ﴿وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِـَٔايَـٰتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ أي: يدفعون، عن ابن عباس، وقيل: يحبس أولهم على آخرهم، واستدل بهذه الآية على صحة الرجعة من ذهب إلى ذلك من الإمامية، بأن قال: إن دخول «من» في الكلام يوجب التبعيض فدلّ ذلك على أن اليوم المشار إليه في الآية يحشر فيه قوم دون قوم وليس ذلك صفة يوم القيامة الذي يقول فيه سبحانه: ﴿وَحَشَرْنَـٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا﴾، وقد تظاهرت الأخبار عن أئمة الهدى من آل محمد ﷺ في أن الله تعالى سيعيد عند قيام المهدي عليه السلام قوماً ممن تقدم موتهم من أوليائه وشيعته ليفوزوا بثواب نصرته ومعونته،

منشورات مكتبة الهدى

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن ابراهيم القمي رحمه الله

(من اعلام القرنين ٣ ـ ٤ هـ)

صححه وعلق عليه وقدم له
حجة الاسلام العلامة

السيد طيب الموسوي الجزائري

الجزء الثاني

مطبعة النجف

١٣٨٧ هـ

الرجعة ، واما آية القيامة فهي « وحشرناهم فلم نغادر منهم احداً » حدثني ابي عن ابن ابي عمير عن المفضل عن ابي عبدالله عليه السلام في قوله تعالى « ويوم نحشر من كل امة فوجاً » قال ليس احد من المؤمنين قتل إلا يرجع حتى يموت ولا يرجع إلا من محض الايمان محضاً ومحض الكفر محضاً

قال ابو عبدالله عليه السلام قال رجل لعمار بن ياسر يا ابا اليقظان آية في كتاب الله قد افسدت قلبي وشككتني قال عمار واي آية هي ؟ قال قول الله وإذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الأرض ، الآية فأي دابة هي ؟ قال عمار والله ما اجلس ولا آكل ولا اشرب حتى اريكها فجاء عمار مع الرجل إلى امير المؤمنين عليه السلام وهو يأكل تمراً وزبداً ، فقال له يا ابا اليقظان هلم فجلس عمار واقبل يأكل معه ، فتعجب الرجل منه ، فلما قام عمار قال له الرجل سبحان الله يا ابا اليقظان حلفت انك لا تأكل ولا تشرب ولا تجلس حتى ترينيها ، قال عمار قد اريتكها ان كنت تعقل ، وقوله (وكل اتوه داخرين) قال خاشعين وقوله (وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب صنع الله الذي اتقن كل شيء) قال فعل الله الذي احكم كل شيء

واما قوله (من جاء بالحسنة فله خير منها) فله عشر امثالها وقوله (من جاء بالسيئة فكبت وجوههم في النار) قال الحسنة والله ولاية امير المؤمنين عليه السلام والسيئة والله عداوته حدثنا محمد بن سلمة قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا يحيى بن زكريا اللؤلؤي عن علي بن حسان (حنان خ ل) عن عبد الرحمن بن كثير عن ابي عبدالله عليه السلام في قوله « من جاء بالحسنة فله عشر امثالها » قال هي للمسلمين عامة والحسنة الولاية فمن عمل من حسنة كتبت له عشراً فان لم تكن له ولاية رفع عنه بما عمل من حسنة في الدنيا وما له في الآخرة من خلاق ، قال علي بن ابراهيم في قوله (انما امرت ان اعبد رب هذه البلدة الذي حرمها) قال مكة (وله كل شيء)

مرغ باشد و دو بال داشته باشد و در تیز روی هیچ هارب

از او فوت نشود و هیچ طالب او را در نیابد روی او چون

شیعہ مفسرین علی کو دابۃ الارض کہتے ہیں

روی مردمان بود اما در غایت زشتی و ترسناکی و

درخشندگی و در تیسیر از ابن زبیر و [illegible] از ابن

جریح نقلکرده که سر او شبیه بسر گاو بود و در عین

المعانی اورده که چشم او چون چشم خوك بود و گوش او

مانند گوش فیل و شاخ او مشابه به شاخ گاو کوهی و لون

او چون لون پلنگ و گردنش چون گردن شتر مرغ و

سینه‌اش چون سینه شیر و پهلویش مانند پهلوی یوز و

دمش چون دنبه قوچ و قوایمش مانند قوایم شتر و ما بین

قدمین او دوازده گز باشد بذراع ادم و بروایت ابو هریره

هفده [illegible] مختلف در او باشد و ما بین قرنین وی یك فرسخ

دابۃ الارض کی آنکھ خنزیر جیسی

باشد مر راکب سریع السیر را و بیرون اید میان صفا و مروه

و یا کوه اجیاد که در حوالی مکه است و یا وادی از اودیه

کان ہاتھی جیسے

تهامه یا از بحر سدوم و در حدیث آمده که از اعظم

سینگ جنگلی گائے جیسے

مساجد [illegible] مسجد الحرام بیرون اید [illegible]

الساعة مذکور است که از رکن خانه کعبه پدید آید و مردم

تفسیر منهج الصادقین جلد7/34

باو نگرند و او مانند آفتاب سیر کند و بلند شود و بعد از

سه روز ثلث او بیرون آید و اینقول ابن عمر است و بعضی

بر آنند که جز سر و گردن او بیرون نیاید و سر او با بر

قدرت مایقین نداشتند واین مؤید اینست که حرف جر در کلمهٔ آن مقدر باشدوخروج دابةالارض نشانه‌ایست ازعلامات قیامت ودر روایت آمده که اوازمیان صفا ومروه بیرون آیدمؤمن را ازایمان وکافررا از کفر او خبر دهد ونزد اینحال تکلیف مرتفع شودوتوبه قبول نگرددوازابن عمر مرویست که هیچ مؤمن نباشد مگر که دابه اورا مسح کند وهیچ منافقی نبود مگر که اورا خطم کندودرشب مشعر که مردمان متوجه منی باشند بیرون آیدومحمدابن کعب قرطی روایت کرده که امیرالمؤمنین ع را ازاین دابه سؤال کردم فرمود اماوالله لیس لها ذنب و ان لها الحیة بخداسوگند که اوراذم نباشدومحاسن داشته باشدواین مشعر است بآنکه ازبشرخواهد بود وصاحب معتمد آورده که چون دنیا نزدیك بفنا رسدحقتعالی اورا اززمین بیرون آوردچنانکه ناقهٔ صالح(ع)را ازسنك بیرون اوردو آن دابه گویا باشد ودرحدیث آمده که خروج دابه وطلوع آفتاب ازمغرب متقارب باشدهر کدام که پیشتر بود آن دیگر در عقبش ظاهر گرددوازابن عباس منقولست که ازاشراط ساعت اول آیات سماویه طلوع شمس باشدازمغرب واز اول ایات ارضی خروج دابه که طول آن شصت گز باشد وچهار قائمه داشته باشدوازارغب باشد که آن موهای زرد وبار یکست که بر بچهای مرغ باشد ودوبال داشته باشد ودرتیز روی هیچ هارب ازاو فوت نشود وهیچ طالب اورا درنیابد روی او چون روی مردمان بود اما درغایت زشتی وترسناکی و درخشندگی ودرتیسیر از ابن زبیر ودرکشاف از ابن جریح نقلکرده که سراوشبیه بسر گاو بودودرعین المعانی اورده که چشم اوچون چشم خوك بود و گوش اومانند گوش فیل وشاخ اومشابه شاخ گاو کوهی ولون او چون لون پلنك و گردنش چون گردن شترمرغ وسینه‌اش چون سینهٔ شیر وپهلویش مانند پهلوی یوز ودمش چون دنبهٔ قوچ وقوایمش مانند قوایم شتر ومابین قدمین اودوازده گز باشد بذراع ادم وبه روایت ابوهریره همهٔ الوان مختلف دراو باشدومابین قرنین وی یکفرسخ باشد مررا کب سریع السیر راوبیرون اید میان صفا ومروه ویا کوه اجیاد که درحوالی مکه است ویاوادی ازاودیهٔ تهامه یاازبحر سدوم ودرحدیث آمده که ازاعظم مساجد یعنی مسجدالحرام بیرون آیددر کتاب علامت الساعة مذکور است که ازرکن خانهٔ کعبه بدید آیدومردم باو نگرند واومانند آفتاب سیر کند و بلندشود و بعد از سه روز ثلث او بیرون اید واینقول ابن عمر است وبعضی بر آنند که جز سروگردن او بیرون نیایدوسر او با بر رسیده باشد وتن اوهنوز از زمین بیرون نیامده باشدوحسن گفته که خروج او تمام نشود مگر بعد ازسه روز واز امیرالمؤمنین(ع) مرویست که تاسه روز بیرون ایدوزیاده ازثلث بیرون نیامده باشدو

تفسیر کبیر

منهج الصادقین

فی

الزام المخالفین

تالیف

مرحوم ملا فتح الله کاشانی

کتابفروشی چاپخانهٔ محمد حسن علمی

تهران - بازار بین الحرمین

حضرت علیؓ کی شان میں رافضیت کی بدترین گستاخی

بحار الأنوار جلد ۴۱ صفحہ نمبر ۱۸۱ پر

باقر مجلسی ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہے

ایک عورت امیر المومنین علیؓ کی طرف بڑھی اور کہنے لگی اے دوستوں کے قاتل چنانچہ حضرت علیؓ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اے وہ عورت جسے حیض نہیں آتا اے مردوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے والی اے بدزبان عورت اے ہجڑے اے ایسی عورت جسے عام عورتوں کی طرح حیض نہیں آتا اے ایسی عورت جس کے فرج (شرمگاہ) پر ایک زائد عضو ہے

حق کی تلاش والوں کیا حضرت علیؓ اس طرح کی بے ہودہ گفتگو کر سکتے ہیں؟

[illegible]

١٦ – [illegible] عن أبي عبد الله عليه السلام قال: [illegible] فقال لها: يا سلفع يا جريئة يا بذية يا مذكرة، يا التي لا تحيض كما تحيض النساء، يا التي على هنها شيء بيّن مدلى [illegible] عمرو بن حريث لعنه الله [illegible]

[illegible]

(١) الاختصاص: ص ٣٠٥، بصائر الدرجات: ص ٣٣٥ ج ٢ باب ١٧ ح ١٨.
(٢) الاختصاص: ص ٣٠٣، بصائر الدرجات: ص ٣٣٤ ج ٢ باب ١٧ ح ١٦.
(٣) شرح نهج البلاغة: ج ٢ ص ٥٥٥. (٤) الخرائج والجرائح: ج ٢ ص ٧٤٨ ح ٦٦.

فقہ کافریہ کا شیخ صدوق آپنی کتاب میں ایک روایت نقل کرتا ہے سیدنا علیؓ نے کہا کہ آگر رسول اللہ نے مجھے یہ نہیں فرمایا ہوتا کہ مکر او فریب اور دھوکہ باز خیانت کرنے والے جہنم میں جائیں گے تو پورے عالم عرب میں سب سے بڑا مکار میں ہوتا ۔۔!!!

ثواب والاعمال للشیخ الصدوق القمی صفحہ ۳۱۸

عليه السلام قال : ما شهد رجل على رجل بكفر قطّ إلّا باء به(١) أحدهما ، إن كان شهد على كافر صدق ، وإن كان مؤمناً رجع الكفر عليه ، وإيّاكم والطعن على المؤمنين .

﴿عقاب من مكر أو خدع﴾

١ ـ أبي رحمه الله قال : حدّثني علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن النوفلي ، عن السكوني ، عن جعفر بن محمد ، عن أبيه ، عن آبائه عليهم السلام قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : ليس منّا من ماكر مسلماً .

٢ ـ حدّثني محمد بن الحسن رضي الله عنه قال : حدّثني محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم رفعه قال : قال عليّ عليه السلام : لولا أنّ المكر والخديعة في النّار لكنت أمكر العرب .

٣ ـ حدّثني أحمد بن محمد قال : حدّثني سعد بن عبد الله ، عن أحمد بن

٢ ـ حدّثني محمد بن الحسن رضي الله عنه قال : حدّثني محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد ، عن محمد بن أبي عمير ، عن هشام بن سالم رفعه قال : قال عليّ عليه السلام : لولا أنّ المكر والخديعة في النّار لكنت أمكر العرب .

الله بن سليمان عن أبي جعفر عليه السلام قال : الظلم في الدنيا هو الظلمات في الآخرة .

٢ ـ وبهذا الاسناد ، عن أحمد بن محمد ، عن عبد الله بن محمد الحجّال ، عن غالب بن محمد ، عمّن ذكره ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ : ﴿ إنّ ربك لبالمرصاد﴾(٢) قال : قنطرة على الصراط لا يجوزها عبد بمظلمة .

(١) باء يبوء بالحق أو بالذنب : أقر .
(٢) سورة الفجر : آية ١٤ .